گھریلو زندگی کی ایک

بڑی غلطی

جس سے بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے

مرتب

حضرت مولانا آدم صاحب بھیلونی مدظلہ

خادم مدرسہ جامعہ نذیریہ، کاکوسی ضلع پٹن، شمالی گجرات، (انڈیا)

مکتبہ

فرید احمد (تاجر کتب)

نام کتاب : گھریلو زندگی کی ایک بڑی غلطی

مرتب : حضرت مولانا محمد آدم صاحب

تعداد صفحات : ۱۶

ناشر : فرید احمد تاجر کتب، بستی نظام الدین، نئی دہلی

سن اشاعت : جنوری ۲۰۱۶

تعداد اشاعت : ۲۰۰۰

ایڈیشن : دوسرا

قیمت : ۲۵ روپے

ڈیزائن : کریٹیو اسٹار

FARID AHMAD (TAJIR KUTUB)

فرید احمد (تاجر کتب)

FARID AHMAD (TAJIR KUTUB)

232, Basement Usman Gani Market, Near Karim Hotel & Quresh Masjid
Nizamuddin West, New Delhi-110013 +91 9811786489, 9818926489

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ کی بسم اللہ

حضرت اقدس مفتی آدم صاحب دامت برکاتہم گجرات کے مشہور عالم دین ہیں نیز حضرت مرشدنا مولانا شاہ قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ بھی۔ احباب نے حضرت مفتی صاحب کے رسالہ (گھریلو زندگی کی ایک بڑی غلطی) سے متعلق خواہش ظاہر فرمائی کہ اسے طبع کریں۔ اس جذبہ سے بندۂ کو مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ رسالہ ھذا کو نفع بخش فرمائیں، نیز حضرت مفتی صاحب سے مکتبہ کو طبع کرنے کی اجازت بھی دلادی۔ اللہ تعالیٰ مکتبہ کو اپنے دینی وروحانی مقاصد میں کامیابی نصیب فرمائیں اور اپنے دربارِ عالی میں قبولیت سے نوازیں۔

(آمین یارب العالمین)

والسلام خیر ختام

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی

رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

ذمہ دار علماء کرام سے درخواست

ہر مقام کے ذمہ دار حضرات علماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اولا اس مضمون کا بغور مطالعہ فرمائیں، پھر کسی نماز کے بعد اس کو پڑھ کر لوگوں کو اچھی طرح سمجھادیں، جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ لوگ اس حرمت سے باخبر ہوکر احتیاط کرنے لگیں گے۔ واللہ الموفق

تمہید

شریعت کا حکم ہے کہ جب لڑکے لڑکیاں سمجھدار (سیانے) ہوجائیں تو انکے سونے کی جگہ ماں باپ سے الگ رکھی جائے، ماں باپ کے بستر پر لڑکا یا لڑکی نہ سوئے نہ لیٹے اسکی وجہ یہ ہے کہ بعض مرتبہ ایسی غلطی ہوجاتی ہے کہ بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوجاتی ہے۔ (ان غلطیوں کی تفصیل آگے آرہی ہے)

اسی طرح بہو کے سونے کی جگہ اپنے سسر کی جگہ سے الگ رہنی چاہئے، نیز بہو کو ان کی جسمانی کوئی خدمت نہیں کرنی چاہئے، مثلاً بدن دبانا، نہلانا وغیرہ (کپڑے دھونے اور کھانا پکا کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے) ورنہ اس فتنے کے

دور میں بہت سی دفعہ ایسی صورتیں پیدا ہو جائیں گی کہ جن کی وجہ سے وہ بہو اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی، پھر حلال ہونے کی کوئی صورت نہیں رہے، اور طلاق دینے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہ ہوگا اسی لئے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

اسی طرح بڑے لڑکے کو اپنی سوتیلی (نئی) ماں کی جسمانی خدمت نہیں کرنا چاہئے، (مالی خدمت اور دوسرے کام کر سکتا ہے) جسمانی خدمت میں بعض مرتبہ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ سوتیلی ماں اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سوتیلی لڑکی سے بھی سوتیلے باپ کو شدید احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، ورنہ اپنی بیوی اپنے اوپر ہمیشہ کیلئے حرام کر بیٹھے گا۔

وہ غلطیاں جن سے بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے

(۱) اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے اٹھانا چاہا، مگر غلطی سے بیوی کی جگہ اپنی بڑی لڑکی کو خواہش نفسانی کے ساتھ ہاتھ لگ گیا، اور ہاتھ لگنے سے حرام ہونے کی شرطیں پائیں گئیں تو وہ بیوی اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی۔ اسی طرح عورت نے اپنے شوہر اٹھانا چاہا، مگر اندھیرے میں یا

بھول سے اپنے لڑکے پر خواہش نفسانی کے ساتھ اس کا ہاتھ پہونچ گیا، اور ہاتھ لگنے سے حرمت ثابت ہونے کے تمام شرائط بھی پائے گئے تو حرمت قائم ہوجائے گی یعنی بیوی شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوجائے گی۔

(احسن الفتاویٰ ۸۴/۵)

فلوايقظ زوجته ليجامعها فوصلت يده الى بنت منها، فقرصها بشهوة وهي ممن تشتهي، يظن انها امها حرمت عليه الام حرمة مؤبدة

ترجمہ: اگر کسی نے اپنی بیوی کو ہمبستری کیلئے جگانا چاہا، غلطی سے اس کا ہاتھ اپنی لڑکی پر پڑ گیا، پھر اس نے اس کو جوانی کی خواہش کے ساتھ چٹکی لی، وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ یہ میری بیوی ہے، حالانکہ وہ اس کی بڑی لڑکی تھی تو اس کی بیوی اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوگئی

لہٰذا بڑی اولاد کی سونے کی جگہ علیحدہ رکھی جائے، یا پھر مکمل احتیاط سے کام لیا جائے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

بعض حضرات کو اشکال ہوتا ہے کہ بھول سے ہاتھ لگ جانے میں ہمارا کوئی قصور نہیں، پھر ہمیشہ کیلئے بیوی حرام کیوں ہوجاتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حرمت کے ثابت ہونیکا مدار قصور پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ حرمت اس فعل کا خاصہ ہے جیسے چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے خاص ثرات رکھے ہیں جو بھول سے ان چیزوں کو استعمال کرنے سے بھی مرتب ہوجاتے ہیں۔ مثلاً کسی نے بھول سے زہر کھالیا تو بھی وہ مرجاتا ہے، اسی طرح بعض افعال میں بھی اللہ تعالیٰ نے خاص اثر رکھا ہے (جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا ہے اور بڑے بڑے علماءِ کرام نے اس کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہے) کہ بغیر ارادہ کے بھی ان افعال کے پائے جانے سے وہ خاص اثر واقع ہوجاتا ہے، ہاں بھول کی وجہ سے آخرت میں سزا نہ ہوگی لیکن دنیا میں حرمت ثابت ہوجائے گی۔

(مستفاد از اصلاح انقلاب للعلامۃ التھانویؒ ج-۲ص ۲۶۲)

ثم لافرق فی ثبوت الحرمة بالمس بین کونه عامداً اوناسیاً اومکرهاً او مخطئاً (عالمگیری ۱/۲۷۴)

ترجمہ: نفسانی خواہشات کے ساتھ ہاتھ لگنے سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے خواہ قصداً ہاتھ لگایا ہو یا بھول سے کسی کے زبردستی کرنے سے یا غلطی سے لگا ہو

ولا یفرق فیما ذکر فی اللمس والنظر بشهوة بین عمد و نسیان و خطأ (الدار المختار)

ترجمہ: جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانے اور دیکھنے سے جو حرمت ثابت ہوتی ہے وہ قصداً بھول اور چوک

تینوں صورتوں میں ثابت ہوتی ہے۔

(۲) اسی طرح کبھی ایسے ہی دھوکہ میں براہِ شرارت کوئی خسر اپنی بہو پر ہاتھ ڈالتا ہے تو یہ بہو اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے (جبکہ اس کے شرائط پائے جائیں) اب اس طلاق دینا لازم ہوگا۔

(فتاویٰ محمودیہ ۲۶۶/۹، عالمگیری ۲۷۶/۱ محمودیہ ج ۱۰ ص ۳۴۹)

(۳) اسی طرح اگر کوئی جوان لڑکا اپنی سوتیلی ماں پر ہاتھ ڈال دے خواہ عمداً یا غلطی سے اور اس سے حرمت ثابت ہونے کی شرطیں پائی جاویں تو وہ عورت اپنے شوہر کیلئے حرام ہو جائے گی، اس کو طلاق دینا لازم ہوگا۔

(احسن الفتاویٰ ۸۵/۵ محمودیہ ج ۱۰ ص ۳۴۷ و ج ۱۱ ص ۲۱۳)

اگر سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تو بھی یہی حکم ہے۔

(بہشتی زیور ج ۴ ص ۵۲ مبسوط)

دوسری اور تیسری صورت میں اگر چہ شوہر سے کوئی غلطی بھی نہیں پائی گئی مگر چونکہ اس کا فعل کا یہ خاص اثر (حرمت) دلیل شرعی سے ثابت ہے، اس لئے اس میں کوئی اشکال نہیں ہونا چاہئے۔ (محمودیہ ج ۱۰ ص ۳۴۶)

(۴) اسی طرح اگر کسی مرد نے اپنی سوتیلی لڑکی پر بے خبری میں یا براہ شرارت ہاتھ ڈال دیا، اور حرمت کے سب شرائط پائے گئے تو اس مرد پر اپنی بیوی۔یعنی اس لڑکی کی ماں ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی اور اس کو طلاق دینا لازم ہوگا، اس مرد پر

وہ لڑکی پہلے سے حرام تھی، اب اس کی ماں بھی حرام ہوگئی، اور اس مرد کیلئے ان دونوں کے حلال ہونے کی کوئی صورت نہیں رہی، دونوں سے علیحدگی اختیار کرنا لازم ہے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۵ ص ۸۶)

(۵) اسی طرح اگر کسی داماد نے غلطی سے یا جان بوجھ کر اپنی ساس کو جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگایا اور ہاتھ لگانے سے حرمت کے ثابت ہونے کی تمام شرطیں پائی گئیں تو اس داماد پر اپنی بیوی ہمیشہ کیلئے حرام ہوجائے گی اور اس کو طلاق دینا لازم ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۰ ص ۳۴۹)

نوٹ: مذکورہ بالا پانچوں صورتوں میں بوسہ دینے سے اور زنا کاری سے بھی یہ بیویاں اپنے شوہروں پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوجاتی ہیں۔

(۶) کسی مرد کے کسی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے تو اب اس عورت کی لڑکی سے یہ مرد شادی نہیں کرسکتا ہمیشہ کیلئے یہ لڑکی اس مرد پر حرام ہوگئی اس سے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ (اصلاح انقلاب ج ۲/۲۶۲)

ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت ہونیکی شرطیں

(الف) عورت نو سال کی یا اس سے بڑی ہو، اور مرد بارہ سال کا یا اس سے بڑا ہو لہٰذا اگر دونوں میں سے کوئی اس سے کم عمر کا ہوگا تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔

(ب) ہاتھ اور بدن کے درمیان کوئی کپڑا نہ ہو یا ایسا پتلا کپڑا ہو کہ جسم کی گرمی

محسوس ہوتی ہو، لہٰذا اگر بدن پر ایسا موٹا کپڑا ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو تو اس کپڑے کے اوپر ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہ ہوگی اگر چہ شہوت کی حالت میں ہو۔ (عالمگیری ج ا باب المحرمات، فتاویٰ رحیمیہ ۲۵۵/۵)

(ج) اگر عورت کے بالوں کو ہاتھ لگادے تو حرمت ثابت ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ جو بال سر کے اوپر ہیں ان کو ہاتھ لگے لہٰذا جو بال سر سے نیچے لٹکتے ہیں ان کو ہاتھ لگنے سے یہ حرمت ثابت نہ ہوگی، اگر چہ گناہ ہوگا۔ (دارلمختار ج ۲)

(د) ہاتھ لگاتے وقت مرد عورت دونوں میں سے کسی ایک میں نفسانی خواہش کا ہونا حرمت ثابت ہونے کیلئے کافی ہے، دونوں میں ہونا ضروری نہیں ہے۔

قال ابن عابدینؒ (قولہ بشھوۃ ای ولو من احدھما (شامی ۲) علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ اس حرمت ثابت ہونے کے لئے ان دونوں میں سے ایک میں شہوت کا ہونا کافی ہے۔

شھوۃ کا معیار

مرد کیلئے شہوت کا معیار (ثبوت حرمت کیلئے) پیشاب کی جگہ کا قائم (کھڑا) ہوجاتا ہے، اور اگر ہاتھ لگانے سے پہلے یہ حالت ہوتو اس میں زیادتی پیدا ہوجانا معیار ہے۔

اور عورت کیلئے بوڑھے مرد کیلئے اور کمزور آدمی کیلئے (جن کی شرمگاہ کا قیام ''کھڑا ہونا'' نہیں ہوتا ہے) شہوت کا معیار دل میں لذت محسوس کرنا ہے اور اگر ہاتھ لگانے سے پہلے یہ حالت ہوتو اس میں زیادتی پیدا ہوجانا معیار ہے۔
(عالمگیری ۱/۲۷۵-احسن الفتاوی ۵/۷۵)

مسئلہ نمبرا: کسی مرد نے مذکورہ بالا عورتوں (بہو، ساس، سوتیلی ماں، سوتیلی لڑکی، حقیقی لڑکی) میں سے کسی عورت کے منہ پر یا رخسار یا سر پر بوسہ دیا اور کہتا ہے کہ میں نے یہ کام شہوت کے ساتھ نہیں کیا تھا تو اس کی یہ بات سچی نہیں مانی جائے اور حرمت ثابت ہوجائے گی۔

وکان الشیخ الامام ظھیر الدین المرغینانی یفتی بالحرمة فی القبلة فی الفم والخدو الرأس	ترجمہ: امام ظہیر الدین مرغینانی فتوی دیتے تھے کہ منہ، رخسار اور سر پر (اگرچہ اوڑھنی ہو) بوسہ دینے سے حرمت ثابت ہوجائے گی،

وان كـان عـلـى مقنعة وكـان يقول لا يصدق في انه لم يكن بشهوة. (عالمگیری ج ا ص ۲۷۲)

اور فرماتے تھے کہ شہوت نہ ہونے کے دعوئی میں اس کو سچا نہیں مانا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲: اگر کسی مرد نے عورت کی چھاتی (پستان) پکڑ لی اور کہتا ہے کہ میں نے یہ کام شہوت کے ساتھ نہیں کیا تھا تو اس کی یہ بات سچی نہیں مانی جائے گی اور حرمت ثابت ہو جائے گی۔

والوأ خذ ثديها قال لم يكن عن شهوة لا يصدق، لان الغالب خلافه

(عالمگیری ج ا ص ۲۷۶)

ترجمہ: اگر کسی مرد نے عورت کی چھاتی (پستان) پکڑی اور کہنے لگا کہ یہ پکڑنا شہوت کے ساتھ نہیں تھا، اس کو سچا نہیں مانا جائے گا، اس لئے کہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۳: اس حرمت کے ثابت ہونے کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ ہاتھ لگا ہوا رہے، بلکہ اگر غلطی سے (بیوی کے دھوکہ میں) اس کی لڑکی پر شہوت کے ساتھ ہاتھ پڑ جاوے اور پتہ لگنے پر فوراً ہاتھ ہٹا لیوے تب بھی بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے۔

والدوام على المس ليس شرط لثبوت الحرمة

ترجمہ: حرمت ثابت ہونے کیلئے ہاتھ لگا رہنا شرط نہیں ہے، چنانچہ

حتى قيل اذا مديده الى امرأته بشهوة، فوقعت على انف بنتها، فازدادت شهوته حرمت عليه امرأته وان نزع يدهٗ من ساعته (فتاویٰ عالمگیری ۱/۲۷۵) اصلاح انقلاب ج۲ ص ۲۶۲

کہا گیا ہے کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی کی طرف اپنا ہاتھ شہوت کے ساتھ بڑھاوے اور غلطی سے اس کی لڑکی کے ناک پر پڑ جاوے، جس سے اس کی شہوت بڑھ جاوے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی، اگرچہ اس نے فوراً اپنا ہاتھ ہٹالیا ہو۔

(ھ) حرمت ثابت ہونیکی پانچویں شرط یہ ہے کہ شہوت کا مذکورہ بالا معیار ہاتھ لگانے کے وقت پایا جاوے، لہٰذا اگر ہاتھ لگانے کے وقت شہوت کا مذکورہ بالا درجہ نہو، بلکہ ہاتھ الگ ہو جانے کے بعد شہوت کا وہ درجہ پیدا ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوگی، والعبرة للشهوة عندا لمس والنظر لا بعدهما، قال في الفتح: فلو مس بغير شهوة ثم اشتهى عن ذلك المس لا تحرم عليه (الدر المختار)

(و) حرمت کے ثابت ہونے کی چھٹی شرط یہ ہے کہ اس شہوت کے ٹھنڈا ہو جانے سے پہلے منی نہ نکلی ہو، لہٰذا اگر اس وقت منی نکل جائے گی تو یہ حرمت ثابت نہ ہوگی

هذا اذا لم ينزل، فلو انزل مع مس فلا حرمة،

اس حرمت کا ثبوت اس وقت ہوگا جبکہ منی نہ نکلے، لہٰذا اگر

بہ یفتی (الدر المختار) ہاتھ لگنے کے ساتھ منی نکل جائے گی تو حرمت ثابت نہ ہوگی، اس پر فتویٰ ہے۔

قال الشامیؒ : لانہ بالانزال تبین انہ غیر مفض الی الوطی: (دار المختار المجلد الثانی)

علامہ شامیؒ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ منی نکل جانے سے ظاہر ہوگیا کہ یہ ہاتھ لگانا زنا تک نہیں پہونچائیگا

(ز) ہاتھ لگانے سے حرمت کے ثابت ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ شوہر کو شہوت کا دعویٰ سچا معلوم ہوتا ہو پس اگر شوہر کو شہوت کا دعویٰ جھوٹا معلوم ہوتا ہو (کہ میری بیوی کا میرے دشمنی ہونے کی وجہ سے ایسا جھوٹا دعویٰ کیا جارہا ہے، تاکہ میری بیوی کا میرے اوپر حرام ہونا ثابت کیا جائے) تو یہ حرمت ثابت نہ ہوگی۔

ثبوت الحرمة بلمسها مشروط بان یصدقها ویقع اکبر رأبہ بصدقها (الدار المختار)

ترجمہ: عورت کو ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت ہونے کی شرط یہ ہے کہ شوہر اس عورت (دعویٰ شہوت میں) سچا قرار دیتا ہو اور شوہر کو غالب گمان ہو کہ یہ عورت اپنے دعویٰ میں سچی ہے۔

فائدہ: اس رسالہ میں جس حرمت کو بیان کیا گیا ہے اس کو شریعت میں

''حرمت مصاہرت'' کہتے ہیں۔

مسئلہ: اوپر بیان کی ہوئی جن صورتوں میں حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے ان تمام صورتوں میں نکاح ختم نہیں ہوتا، بلکہ فاسد ہوتا ہے اسی لئے طلاق دینا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ عورت دوسری جگہ شادی کر سکے۔

قال محمدؒ ان النکاح لا یرتفع بحرمة المصاهرة بل یفسد الخ

(عالمگیری ۱/۲۷۷)

اس عمومی آفت سے بچنے کا طریقہ

چونکہ یہ مسئلہ بہت نازک ہے، اور بعض صورتوں میں بلا قصد بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے، اس لئے اس سے احتیاط کا بہت ہی اہتمام رکھنا ضروری ہے، جس کا طریقہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اصلاح انقلاب ج ۲ ص ۲۶۳ پر یہ لکھا ہے کہ جس جگہ پر اپنی بیوی سوتی ہے اس جگہ (۱) اپنی بہو (۲) اپنی حقیقی ماں (۳) اپنی حقیقی بڑی لڑکی (۴) اپنی سوتیلی ماں (۵) اپنی سوتیلی لڑکی (۶) اپنی ساس ان چھ عورتوں میں سے کوئی نہ سوئے (اگر الگ کمرہ کسی کے پاس نہ ہو تو کم از کم چارپائی ہر ایک کی متعین ہونی چاہئے اور ایسی مجبوری میں چارپائی متعین ہونے کے ساتھ جب تک بیوی کو خوب اچھی طرح پہچان نہ لے اس کو ہاتھ نہ لگاوے، ممکن ہے کہ بیوی کی چارپائی پر کوئی دوسری عورت سوگئی ہو۔)

دوسری احتیاط حضرت نے یہ لکھی ہے ان کو مذکورہ بالا عورتوں کے ہاتھ سے کوئی چیز لے تو اس کا بہت خیال رکھے کہ ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ نہ لگ جاوے، نفس کا کوئی اعتبار نہیں، اگر ہاتھ لگنے کے وقت مرد کے دل میں یا عورت کے دل میں شہوت پیدا ہوگئی تو حرمت مصاہرت کا طوق گلے میں پڑ گیا، پھر بعض اوقات ایک کو دوسرے کے دل کی حالت معلوم نہیں ہوتی، حالانکہ حرمت ثابت ہوچکی ہوتی ہے، اور بعض اوقات اپنے نفس میں شہوت پیدا ہونے کو جاننے کے باوجود دنیا کی شرم یا ڈر سے زبان سے اس کو بیان کرنا مشکل ہوتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے تمام عمر حرام کاری میں گذرتی ہے، جس میں برے خاتمہ کا قوی اندیشہ ہے۔

تیسری احتیاط یہ بھی کریں کہ یہ عورتیں ایک دوسرے کے کپڑیں نہ پہنیں اور نہ ایک جیسے کپڑے سلائیں۔

خسر کیلئے ایک اہم انتباہ

اگر بہو خسر کے پیر دبانا چاہے تو بھی خسر اس کو منع کردے اگرچہ خسر بوڑھا ہو، بعض خسر اپنی جسمانی خدمت نہ کرنے کی صورت میں بہو سے ناراض ہوجاتے ہیں، ان کا ناراض ہونا غلط ہے، بہو کو اس ناراضگی کی ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کی وجہ سے شوہر ناراض ہوجائے تو بھی اس کی پرواہ نہ کرنے، ورنہ اس فتنے کے دور میں وہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوجائیگی۔

اس آفت سے بچنے کا نبوی نسخہ

۱) اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ

ترجمہ: اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ

۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں میرے نفس کی برائی سے

۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے مانگتا ہوں ایسا ڈر جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے روک دے، یہاں تک کہ میں آپ کی فرمانبرداری کے ایسے کام کروں جن سے میں آپ کی خوشنودی کا مستحق بن جاؤں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس آفت سے محفوظ رکھے، آمین

یا رب العالمین ، وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہ وصحبہ اجمعین

مکتبہ کے مقاصد

اکابر علماء کرام کے رسائل کو نشر کرنا

مسنون اذکار وراد کی تلقین احیاء سنت وشریعت

حالات وموقع محل کے مناسب مسائل وفضائل کو کتابچہ وپمفلٹ کی
شکل میں منظر عام پر لانا

دعاؤں کا طالب

فَرِیدْ احمد (تاجر کتب)

FARID AHMAD (TAJIR KUTUB)

FARID AHMAD (TAJIR KUTUB)

232, Basement Usman Gani Market, Near Karim Hotel & Quresh Masjid
Nizamuddin West, New Delhi-110013 +91 9811786489, 9818926489

علم دین سیکھنے وسکھانے کی فضیلت

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابوذر اگر تم کہیں جا کر ایک آیت قرآن سیکھ لو یہ تمہارے لیے سو (۱۰۰) رکعت نماز نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم کہیں جا کر ایک مضمون علم دین کا سیکھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو یہ تمہارے لیے ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔(ابن ماجہ)

اس حدیث سے علم دین حاصل کرنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بعض لوگ جو کہا کرتے ہیں جب عمل نہ ہو سکا تو پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ؟ یہ غلطی ہے۔

دیکھوں اس حدیث میں صاف فرمایا ہے کہ خواہ عمل ہو یا نہ ہو دونوں حالتوں میں یہ فضیلت حاصل ہوگی اس کی تین وجہ ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ جب دین کی بات معلوم ہوگی تو گمراہی سے بچ گیا یہ بڑی دولت ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ دین کی بات معلوم ہوگئی تو انشاء اللہ تعالی کبھی تو عمل کی توفیق ہو جائے گی۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ کسی اور کو بھی بتلا دے گا یہ بھی ضرورت اور ثواب کی بات ہے۔(''حیاۃ المسلمین''،صفحہ ۳۰)

(حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی استھانویؒ)